

اس کی بزمِ آراسیاں سن کر دل رنجور یاں ہوں، مگر رشک  
 مثلِ نقشِ مدعائے غیر بیٹھا جائے ہے یہ موقع ہی  
 ہو کے عاشق وہ پری رخ اور نازک بن گیا نہیں دیتا کہ  
 رنگ کھلتا جائے ہے جتنا کہ اڑتا جائے ہے اسے دیکھ سکوں۔  
 نقش کو اس کے مصور پر بھی کیا کیا ناز مین! مولانا طباہی  
 کھینچتا ہے جس قدر اتنا ہی کھینچتا جائے ہے نے خوب فرمایا  
 سایہ میرا مجھ سے مثلِ دور بھاگے ہے اسد انتہائے رشک  
 پاس مجھ کو آتشِ بجاں کے کس سے ٹھہرا جائے ہے یہ کہتا ہے کہ  
 اپنے تئیں بھی محروم رکھتا ہے اس قسم کے مزید اشعار میں  
 فرمایا ہے : بخل میں بخیل

ہم رشک کو اپنے بھی گوارا نہیں کرتے  
 مرتے ہیں، مگر ان کی تمنا نہیں کرتے  
 "تکلف برطرفِ نظارگی میں بھی سہی، لیکن  
 وہ دیکھا جائے، کب یہ ظلم دیکھا جائے ہے مجھ سے  
 چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لوں  
 ہراک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کہھر کو میں

۲۔ لغات - آبلینہ : شیشہ، شیشے کی صراحی

شرح : اگر فکر و اندیشہ کی گرمی کا یہی حال ہے تو دل سے ہلکے دھو  
 بیٹھنے کے بغیر چارہ نہیں، کیونکہ شراب اتنی تیز و تند ہے، جو شیشے کو پگھلائے